بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فنا کے بعد بھی زندہ ہے شانِ رہبری تیری
خُدا کی رحمتیں ہوں اے امیرِ کارواں تجھ پر

مجدّدِ اسلام اعلیٰحضرت احمد رضا خانؒ قادری بریلوی قدس سرہٗ
بانی منظر العُلوم دینی اور تحقیقی درسگاہ، بریلی، روہیلکھنڈ بھارت

کی ایمان افروز

منظوم سیرت احمد رضا خانؒ بریلوی

اور

مُکمّل صلاۃ وسلام

تالیفِ لطیف و تصنیفِ منیف

الحاج محمد حنیف قادری، مُجاہد بریلوی
رین بسیرا کوچہ خواجہ غریب نواز، چوہان روڈ نمبر ۱۱
اسلام پورہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فنا کے بعد بھی زندہ ہے شانِ رہبری تیری
خُدا کی رحمتیں ہوں اے امیرِ کارواں تجھ پر

مجدّدِ اسلام اعلیٰ حضرت احمد رضا خانؒ قادری بریلوی قدس سرّہٗ
بانی منظر العُلوم دینی اور تحقیقی درسگاہ، بریلی، روہیلکھنڈ بھارت

کی ایمان افروز

منظوم سیرت احمد رضا خانؒ بریلوی

اور

مکمّل صلاۃ وسلام

تالیفِ لطیف و تصنیفِ منیف

الحاج محمّد حنیف قادری، مُجاہد بریلوی
رین بسیرا کوچہ خواجہ غریب نواز، چوہان روڈ نمبر ۱۱
اسلام پورہ لاہور

ثنا خوانِ پیغمبر کے لئے مفت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

تقریظ

منظر العلوم بریلی کے بانی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علامہ احمد رضا خان رح بریلوی قدس سرہ دین حق کے لیے خدا داد علمی بصیرت اور پاکیزہ صلاحیتوں کی معراج پر تھے، آں جناب کے بہترین شاہکار کنز الایمان، فتویٰ رضویہ ۱۲ جلدیں، اور ساٹھ علوم پر مستند عربی، فارسی، اردو، سنسکرت، اور ہندی میں تقریباً ایک ہزار کتب موجود ہیں، دراصل یہ ایسے عاشق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، جن کے فیض و برکات سے آپ کے حلقہ میں بے شمار محقق مجتہد علماء فضلاء روشن ہو چکے ہیں، دنیا کے ہر گوشے میں دین حق کی جستجو میں شب و روز رشد و ہدایت کے دیا بہانے کے لئے درسگاہیں قائم کر دی ہیں جہاں اصلاح معاشرہ کی غرض سے ہزاروں علماء درس و تدریس میں مشغول ہیں، راقم الحروف نے منظر العلوم بریلی سے فضیلت پائی بعد ازاں لکھنؤ، علی گڑھ، اور لاہور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی، بفضلہ تعالیٰ دنیا اور عقبیٰ کے لیے زاد راہ فراہم ہو گیا ہے دین حق کی استقامت کی غرض سے عقیدت کے ساتھ منظوم "سیرت اور مکمل صلاۃ و سلام" ترتیب دے کر پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، دعوت فیض عام ہے کہ اس متبرک کتاب کو حسب توفیق زیادہ سے زیادہ طبع کرا کے شائع کریں اور صدقہ جاریہ کے وسیلے سے ثواب دارین حاصل کریں:: محمد حنیف قادری مجاہد بریلوی، فون نمبر ۲۱۵۱۸

انتساب
امام اہلسنت کے عقیدتمندوں کے نام

اسلام پورہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعلیٰحضرت امام اہلسنّت مجدّدِ ملّت شاہ احمد رضا خان بریلویؒ

مرحبا احمد رضا خان عاشقِ خیرُ الانام
مرحبا اے مایۂ نازِ بریلی ذُو الکرام

مرحبا اے نقی علی خان کے بابرکت پسر
مرحبا اے حلقۂ احناف کے روشن قمر

ہجری بارہ سو بہتّر سن تھا پیغامِ بہار
اور دس شوال کو شنبہ کا دِن تھا شاندار

تھا مُبارک سال اٹھارہ سو چھپّن عیسوی
تھا مہینہ جون کا اور چودھویں تاریخ تھی

تھی فزوں دولت کدہ پر رحمتِ پروردگار
آپ جب شہرِ بریلی میں ہوئے تھے آشکار

شکمِ مادر سے کیا بزمِ جہاں میں جب ظہور
اہلِ عرفاں نے برستے آسماں سے دیکھا نور

جدِّ امجد رضا علی خان عالمِ دیں ذی وقار
شہر کے باحیثیت لوگوں میں تھا جن کا شمار

تھا اُنہوں نے نام رکھا آپ کا احمد رضاؒ
تا رہے مسلک رضائے حق رضائے مصطفےٰ ﷺ

نام پر اپنے رکھا تھا آپ کا یُوں ہی تو نام
آپ بھی اُن کی طرح کرنے لگیں تبلیغی کام

آپ کے والد تھے دینِ حق کے عالم مقتدر
تھے احادیث و اصول و فقہ سے وہ باخبر

الغرض ماحول گھر کا دینی تھا اجداد سے
گھر بھرا تھا نیک سیرت مذہبی افراد سے

اُن کی صحبت کا اثر تھا آپ میں جلوہ فگن
تھا رگ و ریشہ میں سچّا عشقِ ربّی موجزن

تیرہ چودہ سال ہی کی عمر میں اے نیک نام
کر لئے تھے آپ نے حاصل عُلومِ دیں تمام

ماشاءاللہ آپ کا ذہن رسا تھا بے مثال
پڑھ لیا تھا پُورا قرآں عمر تھی جب چار سال

بعد اس کے فارسی اُردو کی جب پڑھ لیں کتب
تھی پڑھائی غلام قادر بیگ نے تب مُنشعب

بعدہٗ درسِ نظامی کا کیا والد سے دور
کس قدر تھی آپ کی اعلیٰ ذہانت کیجیے غور

کم سنی میں کر لئے تھے علمِ ظاہر کُل حصُول
یعنی تفسیر و احادیث و فقہ علم الاصُول

نیز تاریخ و حساب و منطق و جغرافیہ
علم الانساب و بیاں علمِ عروض و قافیہ

قرأت و تجوید صرف و نحو اخلاق و کلام
توقیت علمِ لغت ادب و سیر شمسی نظام

تھا تصوف اور سلوک و فلسفہ پر بھی عبور
ماشاء اللہ آپ کی فہم و ذکا عقل و شعور

کونسا تھا علم جس میں دسترس حاصل نہ تھی
واقفیت آپ کی کس بات میں کامل نہ تھی

کُل علومِ دینی و دُنیاوی میں تھا حاصل کمال
مرحبا احمد رضا خاںؒ بے عدیل و بے مثال

اللہ اللہ آپ کا ذہنِ رسا روشن دماغ
ماہرینِ فن کو بھی اکثر دکھلاتا تھا چراغ

تھے علی گڑھ میں ضیاءُ الدّین وائس چانسلر
تھے ریاضی فلسفہ میں منتہی وہ نامور

مسئلہ علمِ ریاضی کا اک ایسا اڑ گیا
جرمنی جس کے لئے تھا اُن کو جانا پڑ گیا

جرمنی جانے کی جب تیاریاں کرنے لگے
تب سلیمان اشرفؒ اُن سے اس طرح کہنے لگے

چلیے میرے ساتھ اب شہرِ بریلی میں ذرا
آپ کی مشکل کریں گے حل وہاں احمد رضاؒ

الغرض جب آپ کی خدمت میں وہ حاضر ہوئے
آپ کے علمی فضائل اُن پہ تب ظاہر ہوئے

کر دیئے اُن کے ریاضی کے مسائل جلد حل
جرمنی جانے کی زحمت تھی گئی اس طرح ٹل

کہہ دیا پھر یہ ضیاءُ الدّین نے بے ساختہ
آپ کا علمِ لدُنّی سے ہے بے شک واسطہ

آپ کی اِس مختصر صحبت کا تھا ایسا اثر
ڈاڑھی رکھ لی اور نمازی بھی رہے وہ عمر بھر

یہ علومِ ظاہری سیکھے تھے جن حضرات سے
ان میں شامل منتہی اور بہترین اُستاد تھے

یعنی مرزا غلام قادر بیگ سے تھے ذوالاحترام
شیخ نوری بُوالحسینؒ مارہروی تھے نیک نام

اور وہ عبد العلی علامہ سکنہ رام پور
نیز والد آپ کے وہ نقی علی خان ذی شعور

سارے ہی اُستاد تھے فخرِ زماں بحرِ علوم
مچ رہی تھی جن کے علم و فضل کی عالم میں دھوم

قبل بالغ ہونے کے اللہ کے احسان سے
لی تھی دستارِ فضیلت امتیازی شان سے

ہوگئے جب کُل علومِ ظاہری میں طاق آپ
تب عُلومِ باطنی کے بھی ہوئے مشتاق آپ

علمِ عرفاں کی لگی تھی قلب میں سچی لگن
جوش زن تھا خوُن میں ہر لحظہ عشقِ پنجتنؓ

یہ دُعائے دِل ہوئی درگاہِ حق میں مستجاب
لُطفِ حق سے مُدّعائے دِل ہوا حاصل شتاب

مِل گئے اک اہلِ عرفاں پیرِ کامل دستگیر
تاجدارِ خانقاہِ مارہرہ وہ روشن ضمیر

یعنی وہ سید نسب آلِ رسُول عالی مقام
رہبرِ راہِ طریقت پاک طینت نیک نام

صاحبِ کشف و کرامات و سراج السالکین
واقفِ سرِّ نہاں شیدائے ربُّ العالمین

آپ کے دِل میں انھوں نے گنجِ عرفاں بھر دیا
باطنی انوار سے سینہ منوّر کر دیا

بیعت کر کے آپ کو اپنا خلیفہ کر لیا
دی اجازت بیعت کی اور کر دیا خرقہ عطا

بیعت کرنے کی اجازت اسلیئے مُرشد نے دی
تاکہ ہو اصلاحِ قومی ظاہری و باطنی

آپ جب پہلے پہل مکّہ گئے حج کے لئے
واں رموزِ باطنی کچھ اور بھی حاصل کیئے

شیخ حسین بن صالح مکی شافعی نے آپ کو
تھے نکاتِ علم سمجھائے بہت سے آپ کو

آپ میں حُبِّ نبیؐ، عشقِ الٰہی دیکھا جب
تھا ضیاء الدین احمد آپ کا رکھا لقب

آپ تھے گنجینۂ رازِ جلی، رمزِ خفی
تھے فنا فی اللہ، سچے عاشقِ زارِ نبیؐ

آپ کے بچپن کا یہ قصہ ہے مشہورِ زماں
جس سے ہے شانِ ولایت آپ کی ہوتی عیاں

کم سِنی میں ایک دن روزہ رکھا رمضان کا
موسمِ گرما تھا اور گرمی بھی تھی بے انتہا

والدِ ماجد نے دیکھا آپ کا چہرہ اُداس
صاف تھیں بشرے سے ظاہر آپ کے بھوک اور پیاس

والدِ ماجد نے شفقت سے کہا آؤ رضاؒ
فیرنی کھالو ہے میں نے بند کمرہ کر لیا

کوئی دیکھے گا نہیں کھاتے ہوئے تم کو یہاں
کھالو کھالو مت ڈرو بچوں کا کیا روزہ میاں

آپ نے فرمایا جس کے نام پر روزہ رکھا
وہ خدا تو ہر جگہ ہر شخص کو ہے دیکھتا

ہو گئے خاموش والد سن کے بیٹے کا جواب
کہ رضا ہیں تمہارا رضائے حق کا جذبہ بے حساب

واقعہ اک اور بھی کنزِ فلاح و فوز ہے
بات معمولی سی ہے لیکن سبق آموز ہے

ایک دن مکتب میں بچہ نے کیا آکر سلام
کہہ دیا اُستاد نے "جیتے رہو بیٹا" مُدام

آپ نے فرمایا سنیئے مولوی صاحب جناب
غیر شرعی سراسر آپ کا حضرت جواب

السلام علیکم کا یہ نہیں انسب جواب
ان ہی لفظوں کو اگر دہرائیں تو ہوگا ثواب

سُن کے یہ کلمات اُستاد قائل ہو گئے
اور جواب شرعی کے آئندہ حامل ہو گئے

بات چھوٹی تھی مگر اس میں ہدایت تھی بڑی
مولوی صاحب کو غلطی ماننی اپنی پڑی

ہے انہی بچپن کی باتوں سے ذہانت آشکا
ان ہی باتوں سے ہوئے آپ فخرِ روزگار

آپ کو قدرت نے بھیجا تھا ہدایت کیلئے
قوم کی اصلاح اور دیں کی حفاظت کے لئے

فتنہ و شر کو زمانے سے مٹانے کے لئے
مرتدوں کو بے عقیدوں کو دبانے کے لئے

سلطنتِ انگلشیہ تھی دُشمنِ دینِ نبیؐ
دینِ برحق کو مٹانے کی وُہ کرتی تھی سعی

مال و زر کے لالچی اس جال میں پھنسنے لگے
دین کی تخریب کی وُہ کوششیں کرنے لگے

قادیاں میں ہو گیا تھا اک نیا فتنہ کھڑا
دینِ حق کو جس سے پیدا ہو گیا خطرہ بڑا

وہ غلام احمد جو انگریزوں کا آلہ کار تھا
بس وہ ہی اس قادیانی فرقہ کا سردار تھا

رفتہ رفتہ خود کو کہلانے لگا تھا وہ نبی
منکرِ ختم نبوّت ہو گیا پہلے وہی

اس طرح پورا ہوا یہ مُدّعا انگریز کا
کہ وجود آیا مسلمانوں میں فتنہ خیز کا

قادیانی فرقہ نے تحریف کی قرآن میں
یوں خلل پڑنے لگا تھا قوم کے ایمان میں

آپ نے اسے باخدا احمد رضا خاں ذی حشم
کی حفاظت دِین کی قلم و زباں سے دمبدم

روکا اس بے دینی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو
جس طرح بھی ہو سکا فتنہ کے سدّباب کو

اور بھی چند ایسے فرقے رونما ہوتے رہے
جن سے جھگڑے آپ کے تھے دائما ہوتے رہے

بعض کو منظور تھی خوشنودیٔ اہلِ ہنود
گائے کی قربانی کرنا چاہتے تھے غتربُود

بعض دیتے تھے رسُول اللہ کو ہلکا مقام
یا رسُول اللہ کہنے کو سمجھتے تھے حرام

بعض نے معراج کے بارے میں پھیلایا تھا شر
کر دیا تھا ایک پیدا فتنۂ نُور و بشر

بعض کہتے تھے سماع کی مجلسیں بیکار ہیں
محفلیں میلاد کی بھی کہتے تھے آزار ہیں

بعض کہتے تھے نیاز و فاتحہ کو ناروا
الغرض ہر چار جانب تھا نیا فِتنہ بپا

آپ ان سب کے لیۓ سینہ سپر رہتے رہے
ان کو رد کرنے کی خاطر درد و دُکھ سہتے رہے

آپ تھے اہلِ بصیرت صاحب فہم و ذکاء
دردمندِ قوم، محبُوبِ خُدا و مُصطفےٰ

کل علومِ ظاہر و باطن میں تھا حاصل کمال
آپ کی ذاتِ گرامی تھی یقیناً بے مثال

دشمنانِ دین سے لڑتے رہے تھے عمر بھر
قادیانی تھے کہ عیسائی تھے جُملہ اہلِ شر

جو کیا کرتے توہینِ صحابہ صبح شام
اور رسُول اللہ کو دیتے نہ تھے جائز مقام

انبیاء کی شان میں کرتے تھے جو گستاخیاں
قوم کو بہکا رہی تھیں جن کی ہرزہ کاریاں

جن کے جھوٹے دعوے جن کے نظریے ناپاک تھے
مذہبِ اسلام میں جو ظالم و سفّاک تھے

آپ نے منہ توڑا ان سب کا بتائیدِ خدا
مرحبا احمد رضا خان مرحبا صد مرحبا

مذہب و ملت کی حُرمت کو بچانے کے لیۓ
اور رسُول اللہ کی عظمت بتانے کے لیۓ

آپ کو اللہ نے بخشا تھا وُہ زورِ قلم
تھا مخالفین کے حق میں قلم تیغ دو دم

آپ کی تحریر کا تھا سارے لوہا مانتے
آپ کی تقریر کی تاثیر کو تھے جانتے

آپ نے ہر فتنہ پر لکھ کر رسالے اور کتاب
کر دیا تھا کُل مخالفین کو بس لاجواب

ہند کی تقسیم پر گاندھی نے پھیلایا تھا جال
اتحادِ ہندو مسلم کی چلی ناپاک چال

پھنس گئے اس جال میں لاکھوں مسلمان زود تر
ہو گئی ترکیب گاندھی کی نہایت کارگر

اچھے اچھے علم داں بھی آ گئے اِس چال میں
قائدِ اعظم جناح تک پھنس گئے اس جال میں

اشتراکِ مسلم و ہندو سے ہو کر بدحواس
چھوڑ دی انگریز نے اپنی یہ صد سالہ اساس

کانگرس کا نظریہ مخدوش تھا مذموم تھا
آپ کو یہ ہندوؤں کا عندیہ معلوم تھا

ہندو زیادہ تھے مسلمانوں سے ہندوستان میں
اقلیّت سے تھے مسلماں ہر طرح نقصان میں

چاہیے تھی یوں مسلمانوں کو اک جائے پناہ
تا کہ ہندو کر نہ پائیں قومِ مسلم کو تباہ

لازمی تھی اِس لئے تقسیم ہندوستان کی
تھی ضرورت یوں مسلمانوں کو پاکستان کی

آپکی آواز نے ہشیار سب کو کر دیا
کانگرس کے خواب سے بیدار سب کو کر دیا

کانگرس نکلے آیا جب مسلمانوں کو ہوش
آپ کی تلقین نے پیدا کیا تھا ان میں جوش

سب سے پہلے آپ نے احساسِ پاکستاں دیا
اور پھر اس کی حمایت کی ہمیشہ بے ریا

آپ شیدائے جنابِ احمدِ مختار تھے
اور دل و جاں سے نثارِ سیّدِ ابرار تھے

آپکی اردو کی ہو یا فارسی کی شاعری
ساری ہی عشقِ خدا عشقِ نبی ﷺ سے ہے بھری

آپ نے نعتیں لکھیں ایسی نبی کی شان میں
روح کو فرحت ہے جن سے تقویت ایمان میں

آپ نے لکھا رسول اللہ کو ایسا سلام
رہتی دنیا تک رکھے گا آپ کا تابندہ نام

ہے یہ مقبولِ رسول اللہ ﷺ مقبولِ خدا
یہ سلامِ عاجزانہ آپ کا احمد رضاؒ

(مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام)

پڑھتے ہیں پڑھتے رہیں گے اہلِ دنیا حشر تک
سنتے ہیں سنتے رہیں گے تا ابد اہلِ فلک

تذکرہ ہے آپ کا اللہ کے دربار میں
آپ کو دیکھا رسول اللہ ﷺ کی سرکار میں

اللہ اللہ آپ کا یہ مرتبہ یہ شان تھی
منتظر رہتی تھی مجلس شاہِ انس و جا

معرفت میں آپ کو حاصل تھا اک اونچا مقام
اے فنا فی اللہ سردارِ دو عالمؐ کے غ

آپ عالم باعمل تھے بے ریا و پاک باز
طمع نفسانی و خود غرضی سے بالکل

صاحبِ کشف و کرامات و ولی روشن ضمیر
حافظ و قاری مفسّر اور محدّث بے

تھے فقیہ و مفتیٔ دینِ خدا شاعر ادیب
عابد و زاہد شریف النفس صالح و نجیب

اللہ اللہ آپ کی یہ علمیّت یہ حافظہ
لکھتے پیچیدہ مسائل تھے قلم برداشتہ

مکّہ کے علماء نے بھی مانی ذہانت آپکی
قابلِ تحسین تھی علمی لیاقت آپ کی

تھے خطابات آپ کو بخشے انھوں نے بیشما
اور سبھی نے آپ کو مانا تھا فخرِ روزگا

نیز علمائے یمن علمائے مصر و روم و شام
تھے سمجھتے آپ کو لائقِ صد احترام

کنز الایمان جو لکھا ہے ترجمہ قرآن کا
آئینہ ہے آپ کے علم و ادب ایمان کا

ہے فضیلت آپ کی اس ترجمہ سے آشکار
ہے حیاتِ طیبہ کا آپ کی وہ شاہکا

آپ نے ملحوظ رکھا ہے خدا کا احترام
حشر تک روشن رہے گا آپ کا دنیا میں نام

وہ سلاست وہ روانی اور وہ طرزِ بیاں
وہ مفصّل اور وہ صحیح مفہومِ آیاتِ قرآں

آپ کی یوں تو بہت سی اور تصنیفات ہیں
مندرج ان سب میں دینی قومی اصلاحات ہیں

ہے فتاویٰ رضویہ نامی کتابِ شاندار
جس کی بارہ ۱۲ جلدیں ہیں صفحات میں بارہ ہزا

اللہ اللہ آپ کا علمی تبحّر تھا کمال،
آپ کا زورِ قلم تھا بے عدیل و بے مثال

ایسی ایسی نعتیں لکھی ہیں نبیؐ کی شان میں
جن سے پیدا ہوتی ہے اک روشنی ایمان میں

موجزن ہوتا ہے دل میں عشقِ اللہ و رسولؐ
ہونے لگتا ہے فلک سے رحمتِ حق کا نزول

محفلیں میلادِ اقدس کی کرائیں آپ نے
خفتہ روحیں عشقِ احمدؐ سے جگائیں آپ نے

…نے عشقِ نبی پھر سے دِلوں میں بھر دیا
پھر سے دُنیا کو ثنا خوانِ پیمبرؐ کر دیا

…ن کرنے لگیں ہم آپ کی تفصیل کو
ایک دفتر چاہیئے اوصاف کی تفصیل کو
…شا مرکزی مجلس رضا کی اب یہ کام
لکھ رہی ہے آپ کے حالات تفصیلی تمام
…م اگر پڑھتے رہیں گے ان کی مطبوعات کو
جان لیں گے اعلیٰ حضرت کے جمیع حالات کو
…س قدر تھی مقتدر ذاتِ گرامی آپکی
اور کِس پایہ کی تھیں خدماتِ عالی آپ کی

…رہ سو چالیس ہجری سال تھا سالِ وصال ۱۳۴۰
تھا صفر پچیس کو یومِ جمعہ وقتِ زوال،
…ب منٹ اڑتیس گزرے بج کے دو دن کے یہاں
اور مسجد میں مؤذن نے جمعہ کی دی اذاں،
…ئی حکمِ خدا سے آپ کو لینے قضا
چل دیئے سوئے جناں سُن کر اذاں احمد رضا

اُٹھ گئے بزمِ جہاں سے عاشقِ خیر الانامؐ
کر لیا تلاش مجاہد بریلوی نے اہلِ سُنّت کا امام

قطعہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ قطعہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی مکمل سوانح عمری
سے جو خود اعلیٰ حضرت نے
تحریر فرمائی

یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء

تصوّرِ سیّدنا محمّد مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

مُصوّرِ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلویؒ

مُصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ھدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوّت پہ روشن درُود
گُلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم،
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دُولھا پہ دائم درُود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درُود
فرش کی طیّب و نزہت پہ لاکھوں سلام

نُورِ عینِ لطافت پہ الطف درُود
زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

سروِ نازِ قدم مغزِ رازِ حکم
یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

نقطۂ سرِّ وحدت پہ یکتا درُود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا
اُس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

عُرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اصلِ ہر بُود و بہبُود تخمِ وجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد درُود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزّت پہ لاکھوں سلام

سرِّ غیبِ ھدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہوتِ خلوت پہ لاکھوں درود
شاہِ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

کنزِ ہر بے کس و بے نوا پر درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

پرتوِ اسمِ ذاتِ احد پہ درود
مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

خلق کے دادرس سب کے فریادرس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بیکس کی قوت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ دنیٰ ھو میں گم کُن انا
شرحِ متنِ ہُویّت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دُوئی ابتدائے یکی
جمعِ تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعدِ قلّت پہ اکثر درود
عزّتِ بعدِ ذلّت پہ لاکھوں سلام

رَبِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی مِنّت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

سببِ ہر سبب منتہائے طلب
علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ مظہریّت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریّت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مُرجھائی کلیاں کھلیں
اس گُلِ پاک مَنبت پہ لاکھوں سلام

قدِّ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِّ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں
اُس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام

لَیلۃُ القدر میں مَطلَعِ الفجرِ حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

لخت لخت دِلِ ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

دُور و نزدیک کے سُننے والے وُہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال
اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

اُن کی آنکھوں پہ وُہ سایہ افگن مژہ
ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکباری مژگاں پہ برسے درُود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

معنیٔ قد رائ مقصد ما طغیٰ
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درُود
اُونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درُود
اُن کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دِل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

چاند کے مُنہ پہ تاباں درخشاں درود،
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

خط کی گردِ دہن وُہ دِل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہمِ ریشِ دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتّیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وُہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں
اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وُہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اُس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اُس کی دِل کش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اُس کی باتوں کی لذّت پہ لاکھوں درود
اُس کی خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وُہ دُعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

جن کے گُچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جن کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نظارت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حجرِ اسود کعبۂ جان و دل،
یعنی مہرِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

روئے آئینۂ علم پشتِ حضورؐ
پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اس کفِ بحرِ ہمّت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

رفع ذکرِ جلالت پہ ارفع درود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

انبیاء تہ کریں زانو اُن کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

ساق اصلِ قدم شاخ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کفِ پا کی حُرمت پہ لاکھوں سلام

جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دلِ افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درُود
یادگاریِ امت پہ لاکھوں سلام

زرع شاداب و ہر زرع پر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کے لئے ترک پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مہد والا کی قسمت پہ صدہا درود
برجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

اُٹھتے بوٹوں کی نشوونما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پر کروڑوں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

روز گرم و شب تیرہ و تار میں،
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
اُس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیٔ دعوت پہ لاکھوں سلام

لطفِ بیداریٔ شب پہ بے حد درود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

نرمیٔ خوئے لینت پہ دائم درود،
گرمیٔ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اُس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والونکی ہمت پہ لاکھوں سلام

گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

شورِ تکبیر سے تھرتھرائی زمیں
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

نعرہ ہائے دلیراں سے بن گونجتے
غرّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

اُن کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غرّانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض اُن ہر مو پہ لاکھوں درود
اُن کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولیٰ کے اُن پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہ ہائے صحف غنچہائے قدس
اہلِ بیتِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیر الرسل سے ہے جس کا خمیر
اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتول جگر پارہ مصطفیٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبیٰ سیّد الاسخیا
راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

اوجِ مہرِ ہدیٰ موجِ بحرِ ندیٰ
روحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

اس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا
بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

دُرِ درجِ نجف مہرِ برجِ شرف
رنگ روئی شہادت پہ لاکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق ،
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

جلوگیانِ بیت الشرف پر درود
پردگیانِ عفّت پہ لاکھوں سلام

سیّما پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گذارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

منزلٌ من قصبٍ لا نصبٌ لا صخب
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

بنتِ صدّیق آرامِ جانِ نبی ،
اس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سُورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پُر نور صُورت پہ لاکھوں سلام

جن میں رُوح القدس بے اجازت نہ جائیں
اس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ تاباں کاشانۂ اجتہاد
مفتیِ چار ملت پہ لاکھوں سلام

جاں نثارانِ بدر و احد پر دُرود
حق گذارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

وُہ دسوں جن کو جنّت کا مُژدہ ملا
اس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

خاص اس سابقِ سیرِ قربِ خدا
اوحدِ کاملیت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفا
عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانیِ اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سیّد المتقین
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

وُہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

فارقِ حق و باطل امامُ الھدیٰ
تیغِ مسلولِ شدّت پہ لاکھوں سلام

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی — جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود — دولتِ جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام

درِ منثور قرآن کی سلک بھی — زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیضِ ہدیٰ — حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیرِ حق اشجعُ الاشجعین — ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصل نسل صفا وجہ وصلِ خدا — بابِ فصل و ولایت پہ لاکھوں سلام

اوّلیں دافعِ اہلِ رفض و خروج — چارمی رکنِ ملّت پہ لاکھوں سلام

شیرِ شمشیر زن شاہ خیبر شکن — پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

ماہیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج — حامیِ دین و سنت پہ لاکھوں سلام

مومنین پیشِ فتح و پسِ فتح سب — اہلِ خیر عدالت پہ لاکھوں سلام

جس مسلماں نے دیکھا انھیں اک نظر — اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی — اُن سب اہلِ محبّت پہ لاکھوں سلام

باقیِ ساقیانِ شرابِ طہور — زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے — اُن سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

اُن کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود — اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف — چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

کاملانِ طریقت پہ کامل درود — حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم اما التقٰے والنقٰے
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قطب و ابدال و ارشاد و رشد الرشاد
محیِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام

مرد خیل طریقت پہ بے حد درود
فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شاہِ برکات و برکات پیشنیاں
نو بہار طریقت پہ لاکھوں سلام

سیّدٌ آلِ محمد امام الرشد
گل روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

حضرت حمزہ شیرِ خدا و رسول
زینت قادریت پہ لاکھوں سلام

نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

نورِ جاں عطر مجموعۂ آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

زیب سجادہ سجاد نوری نہاد
احمد نور طینت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

تیرے اِن دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگ خلقت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُنکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

نذرانۂ عقیدت بخدمت علامہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

مجدد دوراں قدس سرہٗ

بعد از تعریف و توصیف خداوندِ عالم ختم نبوت رسولِ پاک پہ کروڑوں سلام

قرآن و سنت رسول اللہ کے پیکر نورِ سراپا امامِ احمد رضا پہ لاکھوں سلام

خدا داد علمی بصیرت اور مفسرِ قرآن اُستاذ العلماء امام احمد رضا پہ لاکھوں سلام

تحریر و تقریر خلق حسنی کے مُبلغ زمانہ مجددِ دوراں امام احمد رضا پہ لاکھوں سلام

ہر ایک جھلک عمیق جنکی قالِ مصطفائی ایسے قاری حافظ قرآن امام احمد رضا پہ لاکھوں سلام

گفتار و کردار کے غازی، حاملِ نورِ الٰہی کے قرآن پہ لاکھوں سلام

پیرِ طریقت و شریعت شمعِ بزمِ ہدایت امامِ احمد رضا پہ لاکھوں سلام

عشقِ رسولِ پاک کے متوالے سیدھی راہ دکھانیوالے امام احمد رضا پہ لاکھوں سلام

امامِ اہلِ سُنت احمد رضا شہرِ بریلی کے شہنشاہ پہ لاکھوں سلام

محافل میلاد شریف سجانے والے میر محفلِ خوشبو بداماں امام احمد رضا پہ لاکھوں سلام

الحاج محمد حنیف قادری مجاہد بریلوی
رین بسیرا ۱۱۱ چوہان روڈ
اسلام پورہ لاہور

خاکۂ زندگی علامہ امام احمد رضا خان صاحبؒ بریلوی

جناب سید الطاف علی صاحب بریلوی مورخ روہیلہ حیات حافظ رحمت خان مقیم کراچی

علامہ احمد رضا خان صاحبؒ کے بارے میں رقم طراز ہیں :-

کثرتِ عبادت و ریاضت، اور تحقیقِ علمی و دینِ حق میں بے پناہ مصروفیت اور کسی قسم کی سیر و تفریح یا ورزش جسمانی سے عدم توجہی کے باعث وہ ضعیف العمر نظر آتے تھے - دولت خانے کے قریب ہی مسجد میں پنج گانہ نماز باجماعت کے لئے تشریف لاتے تو ان کی آہستہ خرامی دیدنی ہوتی تھی - سلیم شاہی جوتہ ایک برکا پاجامہ گھٹنوں سے نیچا کرتا، اس پر انگرکھا یا شیروانی، اور پھر اس پر عبا پہنتے تھے سر پر اوسط سائز کا عمامہ جس میں سے پیچھے گردن پر چھوٹی چھوٹی حنائی زلفیں بڑی خوبصورت نورانی نظر آتی تھیں، بڑی بڑی پُرکشش آنکھیں، گندمی رنگ، گھنی شرعی ڈاڑھی تھی لیکن کمال یہ کہ ہمیشہ نیچی نظر رکھتے تھے کبھی کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ دیکھتے تھے - خواب گاہ میں کتابیں ہی کتابیں تھیں، فرش کی دری، اس کے قالین اور دوسرے فرنیچر پر صرف ضخیم کتابیں نظر آتی تھیں، حد یہ کہ پلنگ کے تینوں طرف بڑی بڑی ضخیم کتابوں کی باڑیں سلیقہ سے لائبریری میں نمبر وار لگی رہتی تھیں، پائینتی کی طرف البتہ جگہ خالی ہوتی تھی - لکھتے تو قلم برق رفتار، نہایت رواں دواں رہتا تھا جو کہ دیکھنے کے قابل ہوتی تھی اور ہر ایک کاغذ نہایت احتیاط سے رکھا جاتا تھا اس قدر اعتماد تھا کہ ایک مرتبہ لکھے ہوئے کو کبھی کسی حالت میں نظرِ ثانی نہیں کرتے - جو کچھ لکھا جاتا تھا وہ روزانہ پریس میں طبع کرانے کے لئے بھجوا دیتے تھے، لکھنا اور چھپوانا ان کا بہترین مشغلہ تھا وقت کی قدر و قیمت تھی، اکثر یا روزانہ عصر کی نماز کے بعد علماء دین اور دُور دراز سے دانشور انسانوں کے سوال جواب اور دینِ حق کی تبلیغی مشن پر تبصرہ کیا کرتے تھے اہم امور کو جناب مصطفےٰ رضا خان صاحب قلم بند کر کے ملفوظات تشکیل دیتے ہر ایک انسان نہایت مطمئن ہو کر واپس جاتا یا مہمان خانے میں ٹھہرنے کا بندوبست ہو جاتا، عمدہ قسم کی غذا سے نوازا جاتا تھا، اوصاف و اخلاق حسنہ ہر غریب امیر کے لئے مساوی ہوتے تھے، اصلاح معاشرہ، اور اصلاحِ اہلِ سنّت و قوم ملک کے لئے منصفانہ عدل کیا جاتا، محمد علی جوہر جب آپ کے پاس گاندھی جی کی طرف سے حمایت کے لئے حاضر ہوئے تو موصوف نے فی الفور جواب دیا کہ دو نظریات کا مسئلہ ہے ہنود اور مسلم میں رہن سہن، رسم و رواج میں بہت زیادہ اختلاف ہے - ایک نظریہ یا اختلاط کے لئے بالکل آمادہ نہیں ہوں - خداوند عالم کے حضور جواب دہ ہوں - اس لئے اقلیت کے علاوہ

دو قومیں ہندوستان میں آباد ہیں کسی کو دوسرے کی ملکیت یا علاقے میں مداخلت کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی اگرچہ دیوبند کے تمام علماء ہنود سے متفق اور حمایتی ہو گئے تھے صرف اہل سنّت کے امام احمد رضا خان بالکل خلاف تھے — انھوں نے جماعت اہل سنّت کو تمام ہندوستان میں آگاہ کر دیا کہ اس مہم میں ہرگز ہنود کے ساتھ تعاون نہ کریں۔ علامہ اقبال کو جب آپ کی پاکستان تحریک کا علم ہوا تو فوراً فرمایا کہ امام احمد رضا خان صاحب امام ابو حنیفہ ثانی ہیں، بے شک آپ کو علم لدنی ہے ان کو مسلمانوں کی استقامت و خوش حالی کا ہمیشہ خیال رہتا تھا۔

۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو ٹھیک نماز جمعہ کے وقت واصل محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جہان فانی سے رخصت ہو گئے تھے۔ تجہیز و تکفین کے بعد حضرت کی میّت ان کی جائے قیام محلہ سوداگران سے شہر کے باہر ۳، ۴ میل کے فاصلہ پر دریائے رام گنگا کے کنارے واقع عید گاہ جہاں وہ عیدین کی نماز پڑھایا کرتے تھے لے جائی گئی نماز جنازہ کے بعد واپسی پر منظر علوم کے متصل مدفون ہیں، اس دن سخت گرمی اور دھوپ تھی لیکن اس کے باوجود جلوس اور نماز میں تقریباً دس ہزار عقیدت مندوں کا ہجوم تھا اور شہر کوتوال عبد الجلیل بھی شامل تھے اس دن ہر گھر میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی، حق تو یہ ہے کہ امام اہل سنت نے زندگی بھر دین حق کی خدمت اور عمل کر کے اپنی سیرت کو آئینہ شریعت بنا دیا تھا۔ انھوں نے صرف خدا اور رسول کی رضا جوئی میں اپنی عبادت عزیزہ کا ایک ایک لمحہ گذارا اور عشق رسول سے سرشار ہو کر عالم اسلام میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت کا پرچم بلند کیا، جس کے انعام میں انھیں ایسی طمانیت قلب و روح میسر آئی اور اس طرح اس دنیا سے مسکراتے ہوئے تشریف لے گئے۔

نشان مرد مومن با تو گویم ؛ چو مرگ آید تبسم بر لب اوست

رب کریم ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلائے ان کے علمی، روحانی فیضان سے نوازے اور ان کے مخالفین کو بھی دین حق دیکھنے سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین

۱- علی گڑھ میں علمی مجلس میں علامہ اقبال نے فرمایا کہ :-

"امام احمد رضا خان بریلوی بے حد ذہین اور باریک بین عالم دین تھے، فقہی بصیرت میں ان کا مقام بہت بلند ہے۔ وہ اعلیٰ اجتہادی صلاحیتوں سے بہرہ ور تھے۔ اس دور متاخرین میں ان جیسا طباع اور ذہین فقیہہ مشکل ہی ملے گا۔ وہ یقیناً دور جدیدہ کے امام ابو حنیفہ ثانی کہلانے کے مستحق ہیں۔

۲- مولانا کوثر نیازی نے فرمایا، دو قومی نظریہ کے عقیدہ سے ہیں احمد رضا خان مقتدا ہیں، اور علامہ اقبال و قائد اعظم دونوں حضرات مقتدی، تحریک پاکستان کو کبھی فروغ حاصل نہ ہوتا اگر

علامہ صاحب پہلے مسلمانوں کو اہلِ ہنود کی چالوں سے باخبر کرتے۔ تفصیلاً استدلال کے لئے ماہِ طیبہ ماہنامہ سیالکوٹ، اور رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ کا مطالعہ ضروری ہے۔ مزید استفسار کے لئے فتاویٰ رضویہ:

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ لاہور کے اقوالِ زریں

- توبہ گناہ کو ● چغلی عمل کو ● صدقہ بلا کو کھا جاتا ہے۔
- پوچھنا سخاوت کو ● نیکی بدی کو ● جھوٹ رزق کو ● غصہ عقل کو کھا جاتا ہے
- تکبر علم کو ● غم عمر کو ● ظلم عدل کو کھا جاتا ہے۔

اے طالبو! غور کرو اور سمجھو، غرور اور تکبر کو ترک کرو، راہِ حق کے مرد بنو، بیگانے سے دوری، حاصل کرو، دولت کو عذاب سمجھو، اور اسے فاقہ کش لوگوں میں تقسیم کرو، اور بے سبوں پر قربان کر دو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو یہی دولت قبر میں کیڑوں کی شکل میں کھائے گی۔ اگر بانٹ دو گے تو یہی تمہارے لئے دوست بن کر باعث راحت بن جائے گی، تمہارے ہاتھ پاؤں بھی تمہارے دشمن ہیں جب تم مرجاؤ گے تمہارے پاؤں کہیں گے کہ تم نے غیر کی جیب کو کیوں چھوا آنکھیں کہیں گی کہ تم نے بری نگاہ سے کیوں دیکھا، پس یہ چیزیں ملحوظ خاطر رکھو اور کسی چیز کی خواہش نہ کرو اپنے گناہوں پر نظر رکھو، اور دن رات استغفار کرتے رہو، استاد کا حق بجا لاؤ، اور خلقت پر رحم کرو، حرام کا لقمہ نہ کھاؤ، اس جگہ ہرگز قدم نہ رکھو جہاں بے عزتی کا اندیشہ ہو، اسی کے پاس بیٹھو جو عزت کرے۔ یا حبیبُ یا لطیفُ عمل سے ورد کرتے رہو، دین و دنیا میں بھلائی اور خوش حالی قائم رہے گی۔

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا ⁂ ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

پبلیشر اے ون، اردو بازار لاہور

☆ یہ کتاب ☆

الحاج محمد حنیف مجاہد بریلوی نے تالیف کر کے اپنے اخراجات سے طبع کرائی ہے اور مرکزی مجلس رضا لاہور کو اپنے معاونین میں تقسیم کرنے کے لئے بطور ہدیہ پیش کی ہے۔

ہدیہ ۔ دعائے خیر بحق مؤلف

یہ رسالہ صدقہ جاریہ ہے

بیرونی حضرات 3 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر اس پتہ سے طلب کر سکتے ہیں

مرکزی مجلس رضا پوسٹ بکس نمبر 2206 لاہور